Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

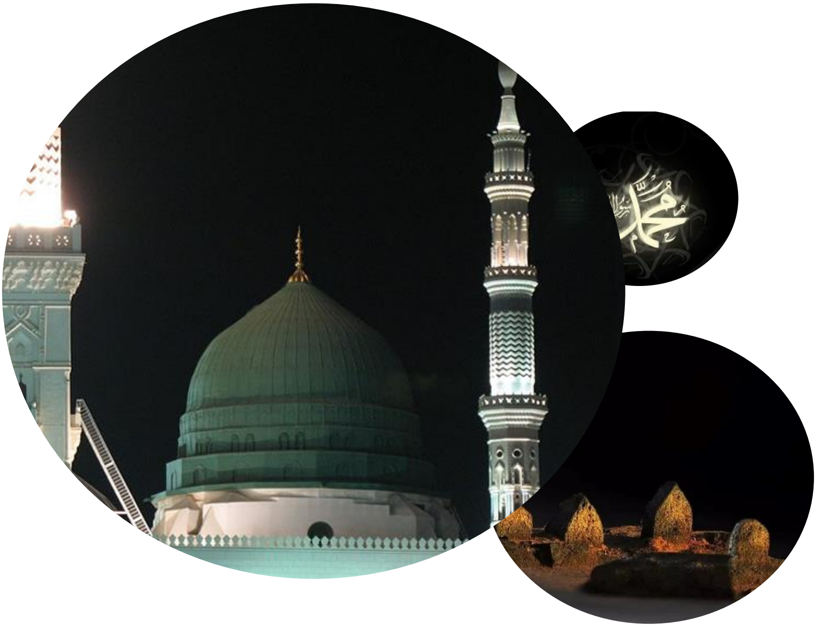

بعنوانِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

Contact us on

0213 2253 606

قارئینِ کرام کے لیے اس مختصر سی تحریر میں آج کے دن کی مناسبت سے کوشش کی جائے گی وہ باتیں پیش کی جائے جو بہت کم بیان کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے امام زمانہ عج کی خدمت میں ان کے جد اعلی کی شہادت پر ہم سب مومنین کی جانب سے تعزیت وتسلیت پیش کرتے ہیں۔

حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ

آپ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور خدا کے بعد خدا کی مخلوق میں افضل ترین شخصیت ہیں۔ ۱۷ ربیع الاوّل کو مکّہ مکرّمہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ ﷺ کے والدِ گرامی عبد اللہ علیہ السلام اور والدہ ماجدہ بی بی آمنہ علیہا السلام تھی۔ آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے اور مشہور القاب صادق و امین تھے۔ جس کے معترف خود مشرکین مکہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کا قبل از نبوت اور پھر بعد از نبوت کے ۱۳ سال حصّہ مکّہ مکرّمہ میں گزارا لیکن پھر حکم خدا سے مدینہ ہجرت کی اور زندگی کے آخری ایّام مدینہ منورہ میں گزارے۔ ۲۸ صفر المظفر سن ۱۱ھ کو مدینہ منورہ میں ہی آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

حضرتِ امام حسن علیہ السلام

آپ علیہ السلام مذہبِ تشیع کے دوسرے امام اور چوتھے معصوم ہیں۔ ۱۵ ماہِ رمضان سن ۳ ہجری میں مدینۂ منوّرہ میں آپ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے والدِ گرامی امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام اور والدۂ ماجدہ خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۂ زہرا علیہا السلام ہیں۔ آپ علیہ السلام کی کنیت ابو محمد اور القاب سید، تقی، طیّب، زکی اور سبط روایات میں مذکور ہوئے ہیں۔ اپنے والد کی ظاہری خلافت کے دور میں آپ علیہ السلام کی زندگی کا کچھ عرصہ عراق کے شہر کوفہ میں گذرا اور بود از شہادت مولا علی علیہ السلام آپ علیہ السلام کی خلافت کا آغاز ہوا لیکن حاکم شام کی شدید فتنہ انگیزی کے نتیجے میں صلح کر کے مدینۂ منورہ منتقل ہو گئے۔ دس سال امامت کی ذمہ داری نبھانے چکے تھے کہ آپ علیہ السلام کی زوجۂ ملعونہ جعدہ بنت اشعث نے آپ علیہ السلام کو مروان کی جانب سے بھیجا ہوا زہر دے کر خدا اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کیا، جس کے سبب ۲۸ صفر المظفر سن ۵۰ ھ کو آپ علیہ السلام شہادت کے درجے پر فائز ہوئے اور آپ علیہ السلام کی شہادت کے بعد بھی امت مسلمہ نے آپ علیہ السلام پر ظلم نہ روکا اور آپ علیہ السلام کے جنازے پر تیر برسائے شاید ہی کوئی جنازہ ہو گا۔ جو گھر سے نکل کر واپس آیا ہو جو آپ علیہ السلام کا واپس آیا اور کفن کی تبدیلی کے

بعد آپ علیہ السلام کا جنازہ جسے نانا حضرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے نہ دیا گیا اسے جنّت البقیع میں دفنایا گیا۔

اب آپ علیہ السلام قارئینِ کرام کی خدمت میں کچھ ایسے موضوعات کو بیان کرنا چاہوں گا۔ جو ان دونوں شخصیات سے مربوط ہیں:

رسول ﷺ کی کنیت ابو القاسم کیوں:

آپ کے علم میں ہو گا کہ کنیت اکثر اوقات بیٹے کے نام پر رکھی جاتی ہیں۔ اب چوں کہ رسولِ اکرم ﷺ کے ایک فرزند قاسم تھے۔ اسی وجہ سے ان کو ابو القاسم پکارا گیا لیکن اس حوالے سے ایک روایت ہے جو نبی کریم ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہونے پر دوسری علّت بیان کرتی ہیں کہ علی ابنِ حسین نامی شخص نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ان کے والد کہتے ہیں کہ میں نے امامِ رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ رسولِ خدا ﷺ کی کنیت ابو القاسم کیوں ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

لِأَنَّهُ كَانَ لَهُ اِبنٌ يُقَالُ لَهُ قَاسِمٌ فَكُنِّيَ بِهِ

کیوں کہ رسولِ اکرم ﷺ کے ایک فرزند جن کا نام قاسم تھا

پس ان کی کنیت ابو القاسم ہو گئی۔

اس نے امام علیہ السلام سے گزارش کی کہ "مولا علیہ السلام اگر میں اس سے کچھ زیادہ کا اہل ہوں تو مجھے اس بارے میں اور کچھ بھی بتایئے تو مولا رضا علیہ السلام نے اس سے سوال کیا کہ:

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ أَنَا وَ عَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ اَلْأُمَّةِ

تجھے معلوم ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ
"میں اور علی علیہ السلام اس امّت کے دو باپ ہیں"؟

اس نے کہا "جی یہ مجھے معلوم ہے"، نیز مولا علیہ السلام نے دوسرا سوال کیا کہ:

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ
أَبٌ لِجَمِيعِ أُمَّتِهِ وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْهُمْ

تجھے معلوم ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امّت کے تمام افراد کے باپ ہیں
اور امامِ علی علیہ السلام اسی امّت کے ایک فرد ہیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،
امامِ علی علیہ السلام کے بھی باپ ہیں)

اس نے پھر سے مثبت میں جواب دیا کہ "جی! مولا علیہ السلام مجھے یہ بھی معلوم ہے"
تو امام علیہ السلام نے اس شخص سے ایک اور سوال کیا (آخری سوال) کہ فرمایا:

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَاسِمُ اَلْجَنَّةِ وَ اَلنَّارِ

تجھے معلوم ہے کہ امامِ علی علیہ السلام قاسمِ جنّت و جہنم ہیں

(یعنی جنّت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں)

بس امام علیہ السلام نے گویا نتیجہ دیا اور فرمایا کہ:

فَقِيلَ لَهُ أَبُو الْقَاسِمِ لِأَنَّهُ أَبُو قَسِيمِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ

پس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو القاسم اس وجہ سے کہا جائے گا کیوں کہ وہ قاسمِ جنّت و جہنم (لقبِ امامِ علی علیہ السلام) کے باپ ہیں۔[1]

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت یا وفات:

اگرچہ مشہور یہی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی ہے نہ کہ شہادت لیکن اس موضوع پر بھی کچھ ایسی روایات موجود ہیں۔ جو یہ کہتی ہیں کہ آخری نبی حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت ہوئی ہے کہ عبدِ صمد ابنِ بشیر امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے ایک روز ہم سے سوال کیا کہ:

تَدْرُونَ مَاتَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ) أَوْ قُتِلَ،

تم لوگ جانتے ہوں؟ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی ہے یا ان کو قتل کیا گیا ہے؟

نیز امام علیہ السلام نے آیتِ قرآنی کی تلاوت فرمائی کہ:

أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ

---

[1] عیون اخبارِ رضا علیہ السلام، صدوقؒ، ج ۲، ص ۸۵

اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پیروں پلٹ جاؤ گے۔[1]

نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

فَسُمَّ قَبۡلَ اَلۡمَوۡتِ، إِنَّهُمَا سَقَتَاهُ

رسولِ اکرم ﷺ کو ان کی موت سے پہلے زہر دیا گیا تھا کہ

دو ملعونہ نے ان کو زہر پلایا تھا۔

ہم نے کہا کہ "مولا علیہ السلام! یہ دونوں اور ان دونوں کے باپ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بدتر لوگ تھے"۔[2]

روزِ عاشورہ نگاہِ مجتبیٰ علیہ السلام میں:

امامِ حسن علیہ السلام نے اپنی شہادت کے وقت رسولِ خدا ﷺ کی امّت کے لیے ایک اہم پیغام دیا جس کو امّتِ رسول ﷺ نے بھلا دیا اور وہ پیغام کیا تھا کہ جب امامِ حسن علیہ السلام کو ان کی زوجۂ ملعونہ نے زہر دیا تو آپ علیہ السلام زہر کی تکلیف میں مبتلا تھے کہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں آپ علیہ السلام کے چھوٹے بھائی امامِ حسین علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ علیہ السلام کو دیکھ کر گریہ کرنے لگے تو آپ علیہ السلام نے امامِ حسین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا:

مَا يُبۡكِيكَ يَا أَبَا عَبۡدِ اَللّٰهِ

---

[1] سورۂ آلِ عمران: ۱۴۴

[2] تفسیر، عیاشیؒ، ج ۱، ص ۲۰۰

اے ابا عبد اللہ، رونے کی کیا وجہ ہے؟

امامِ حسین علیہ السلام نے جواباً فرمایا کہ:

أَبْكِي لِمَا يُصْنَعُ بِكَ

آپ علیہ السلام پر ظلم ڈھائے جانے کی وجہ سے گریہ کر رہا ہوں

یہ سن کر امامِ حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ:

إِنَّ ٱلَّذِي يُؤْتَى إِلَيَّ سَمٌّ يُدَسُّ إِلَيَّ فَأُقْتَلُ بِهِ

بے شک مجھے زہر دیا گیا ہے جو میرے جسم میں پھیل چکا ہے

پس اسی کے سبب مجھے قتل کر دیا جائے گا۔

نیز فرمایا کہ:

وَلَكِنْ لَا يَوْمَ كَيَوْمِكَ يَا أَبَا عَبْدِ ٱللهِ

لیکن اے ابا عبد اللہ! آپ علیہ السلام (کی مصیبت) کے دن جیسا کوئی دن نہیں ہے۔

يَزْدَلِفُ إِلَيْكَ ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَجُلٍ يَدَّعُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أُمَّةِ جَدِّنَا

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَيَنْتَحِلُونَ دِينَ ٱلْإِسْلَامِ

تیس ہزار ایسے مرد آپ علیہ السلام کے پاس آئیں گے جو ہمارے جد حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّتی ہونے کا دعوی کرتے ہوں گے اور دین اسلام پر عمل کرنے والوں میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہوں گے۔

فَيَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِكَ وَ سَفْكِ دَمِكَ وَ انْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ وَ سَبْيِ ذَرَارِيِّكَ وَ نِسَائِكَ

اور وہ سب مل کر آپ علیہ السلام کو قتل کریں گے، آپ علیہ السلام کا ناحق خون بہائیں گے، آپ علیہ السلام کی حرمت کو پامال کریں گے اور آپ علیہ السلام کی اولاد اور مستورات کو قیدی بنائیں گے۔[1]

تو قارئینِ کرام اس روایت میں امامِ حسن علیہ السلام نے بیان فرمایا دیا کہ عاشور کے دن جیسا کوئی دن نہیں ہے حتیٰ خود امامِ حسن علیہ السلام کی شہادت کا روز، روز عاشورہ سے بڑا نہیں ہے۔

وَصَلَّى اَللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اَلطَّيِّبِينَ اَلطَّاهِرِينَ

از قلم مولانا علی اصغر ہدایتی نجفی

[1] امالی، صدوقؒ، ج۱، ص۱۱۵